جنہوں نے البشیر کے سوڈان پر پہلا پتھر پھینکا تھا۔''

افریقی اور عرب امور کے فاضل ماہر سوڈان کے لیے اوباما انتظامیہ کی متوقع پالیسیوں اور ان کے نتائج پر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

''یہ نظریہ لغو ہے کہ امریکی صدر بارک اوباما کا رویہ ان کی نسل کی وجہ سے کم معاندانہ ہوگا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ ایئر فورس کے ریٹائرڈ میجر جنرل اسکاٹ گریشن (Scott Gration) کو سوڈان کے لیے اپنا خصوصی نمائندہ مقرر کیا ہے بلکہ اقوام متحدہ کے لیے ان کا انتخاب بھی بری فال ہے۔ a hawkish Africa hand افریقی امریکن سوسن رائس کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ وہ سوڈان کو آگ لگا دینے کی خواہشمند ہیں۔''

اس صورت حال سے جمال نکرومہ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ''سوڈانی حکمرانوں اور مغربی طاقتوں کے درمیان خوں ریز تصادم کے لیے اسٹیج تیار ہے۔ مصر اور دوسرے افریقی اور عرب ممالک ایک ناخوشگوار پوزیشن میں ہیں۔ ایک طرف وہ سوڈان کی حمایت کرنا چاہتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ صدر بشیر کا ملزم ٹھہرائے جانے سے سوڈان کی خودمختاری پر زد پڑتی ہے۔ دوسری طرف عرب اور افریقی ممالک سوڈان میں امن، سیاسی استحکام اور انصاف دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر سوڈان شعلوں کی نذر ہوتا ہے تو دوسرے عرب اور افریقی ملک بھی ایسے ہی حالات سے دوچار ہو سکتے ہیں۔'' سوڈان اور علاقے کی تادم تحریر تازہ ترین صورت حال کے اس فکر انگیز تجزیے کا اختتام ان الفاظ پر ہوتا ہے:

''تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ سابق صدر بل کلنٹن کی ڈیموکریٹک انتظامیہ نے جب خرطوم کے مضافات میں ایک دواساز کمپنی پر بمباری کی تھی، تو عرب اور افریقی ملکوں نے احتجاج کیا تھا۔ اس وقت مصر اور سوڈان کے تعلقات، ہر دور سے زیادہ خراب تھے.... حقیقت کچھ بھی ہو، بہرحال اطلاعات تھیں کہ ۱۹۹۵ء میں عدیس ابابا میں افریقی یونین کے سربراہی اجلاس کے موقع پر صدر حسنی مبارک پر قاتلانہ حملے کی کوشش میں سوڈانی حکام کا ہاتھ تھا... مگر اب وقت بدل چکا ہے۔ کم از کم مصر سے مفاہمت میں حائل رکاوٹیں دور ہو چکی ہیں۔ بزدل اپنی موت سے پہلے ہزاروں بار مرتا ہے۔ لیکن جہاں تک البشیر کی بات ہے تو وہ ہمیں یہ باور کراتے معلوم ہوتے ہیں کہ بہادر ایک ہی بار موت کا مزہ چکھتا ہے[۱]۔''

۱۔ بحوالہ: http://weekly.ahram.org.eg/2009/940/re71.htm

عرب سربراہ کانفرنس نے عمر البشیر کے خلاف الزامات مسترد کردیے

صدر بشیر کے ساتھ عرب ملکوں کی جس یکجہتی کی بات جمال نکرومہ کے ۲۶ مارچ ۲۰۰۹ء کے اس تجزیے میں کہی گئی ہے، ۳۰ مارچ کو قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ہونے والی عرب سربراہ کانفرنس میں اس کا بھرپور مظاہرہ ہوا۔ لبنان کے ممتاز اخبار روزنامہ اسٹار میں ۳۱ مارچ کو اس کانفرنس کی جو رپورٹ اے ایف پی کے حوالے سے شائع ہوئی، اس کے کچھ حصے یہاں درج کیے جارہے ہیں تاکہ اندازہ ہوسکے کہ عرب قیادت صدر بشیر کے خلاف بین الاقوامی کریمنل کورٹ کی کارروائی کو کس نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے:

''سوڈان کے صدر عمر البشیر نے پیر کے روز دارفور کے تنازع پر اپنی گرفتاری کے بین الاقوامی وارنٹ کے خلاف عرب سربراہ اجلاس کی جانب سے زبردست حمایت حاصل کی۔ اس اجلاس نے اسرائیل کو بھی متنبہ کیا کہ عربوں کی طرف سے امن کی پیش کش غیر مشروط نہیں ہے۔ اس اجلاس میں سوڈان نے شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ عمر البشیر نے انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کی طرف سے اپنے خلاف جنگی جرائم کے الزامات پر مبنی فرد جرم کو مسترد کرنے کے لیے عرب سربراہوں پر زور دیا اور دہرے معیارات کے نفاذ کا الزام عائد کرتے ہوئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے خلاف شدید برہمی کا اظہار کیا۔'' اجلاس کے مشترکہ اعلامیہ میں عرب سربراہوں نے کہا ہے کہ ''ہم سوڈان کے ساتھ یکجہتی کا بھرپور اظہار کرتے اور صدر عمر البشیر کے خلاف آئی سی سی کے فیصلے کو مسترد کرتے ہیں۔'' یہ بیان میڈیا کے نمائندوں کو عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل عمرو موسیٰ نے پڑھ کر سنایا۔ رپورٹ کے مطابق شام کے صدر بشار الاسد نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہم سب آج یہاں وارنٹ پر محض نکتہ چینی کرنے کے لیے جمع نہیں ہوئے ہیں، ہم سب متفق ہیں کہ یہ سب سیاسی مقاصد کے لیے کیا جارہا ہے، اس لیے ہمیں اسے قطعی طور پر مسترد کرنا ہے۔''

بین الاقوامی کریمنل کورٹ کی جانب سے اپنی گرفتاری کے احکام کو تسلیم کرنے سے انکار کے اظہار لیے یہ صدر بشیر کا چوتھا غیر ملکی دورہ تھا۔ صدر بشیر کو اپنے ملک کے علاوہ عرب اور افریقی ملکوں کی حمایت نے جو اعتماد عطا کیا ہے، اس کا اندازہ ان کے اس رویے سے لگایا جاسکتا ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے عرب